عبدالحق اور نگینہ پروین تھہیم :

باطنی مذہبی رجحان کا امن و تعاون کے رویوں سے تعلق

آلپورٹ (Allport, 1954) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "The Nature of Prejudice" میں اپنی دو تحقیقات کے حوالہ سے مذہب اور تعصب کے درمیان تعلق کی تشریح کی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ جس کا مذہب سے بہت زیادہ لگاؤ ہے اور اس کی شخصیت مذہبی اصولوں کے مطابق ڈھل گئی ہو ایسا فرد کم متعصب ہوتا ہے جبکہ روایتی شخص جو محض معاشرتی سہارا حاصل کرنے کے لیے گرجا گھر جاتا ہے زیادہ متعصب ہوتا ہے۔ آلپورٹ نے اِس فرق کو واضح کرنے کے لیے اس کتاب میں دو الفاظ وضع کیتے ہیں جیسے "باطنی"(Interiorised) اور "روایتی"(Institutionalized) کے نام سے موسوم کیا۔ بعدۂ اس نے اپنے مختلف مقالوں (Allport-1963;1966) میں اِن دونوں رویوں کو باطنی (Intrinsic) اور ظاھری (Extrinsic) مذھبی رویوں کا نام دیا۔ آلپورٹ اور رؤس (Allport and Ross, 1967) نے اپنے ایک اھم مقالہ میں گذشتہ تحقیقات کا جائزہ لیتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا ھے کہ: (الف) گرجا گھر عبادت کی غرض سے جانے والے نہ جانے والوں کی نسبت زیادہ متعصب ھوتے ھیں۔ (ب) گرجا گھر جانے والوں کی اکثریت متعصب ھوتی ھے مگر ان کی ایک قلیل تعداد واضح طور پر غیر متعصب پائے گئے۔ (ج) مزید یہ کہ گرجا گھر جانے والے وہ

افراد جو بہت زیادہ متعصب پائے گئے ان کا مذہبی محرک ظاہری (Extrinsic) نوعیت کا ہے جبکہ وہ افراد جو مذہب کے معاملے میں مخلص ہیں وہ کم متعصب پائے گئے اور ان کا مذہبی محرک باطنی (Intrinsic) طرز کا ہے۔ آلپورٹ اور روس نے مذہبی رجحان کے دو قطبوں کی یہ وضاحت کی کہ ظاہری مذہبی رجحان رکھنے والے مذہب کو اپنے ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ان کی زندگی کے رہنما اصول "افادیت" (Utilitarianism) پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس باطنی رجحان رکھنے والے اپنے مذہب میں پورے کے پورے داخل ہوتے ہیں اور اس کی مکمل طور پر پیروی کرتے ہیں۔ مذہب ایسے لوگوں کا اولین محرک ہوتا ہے چنانچہ ان کی تمام خواہشات مذہبی اصولوں کے تابع ہوتی ہیں۔

سلون (Sloan, 1973) نے دو اقوام کے درمیان تعاون و تنازعہ کی پیمائش کرنے کے لیے پیمانے مرتب کیے۔ موجودہ تحقیق گذشتہ تحقیقات سلون، گپتا، حق اور ہاراٹانی و حق (Sloan, 1973; Gupta, 1978; Haque, 1979; Haratani Haque, 1980) سے کچھ مختلف ہے۔ اس تحقیق کا مقصد پاکستان اور بھارت کے درمیان مستقبل میں تعاون و تنازعہ کے بارے میں رائے دھندگان کی توقعات کی پیمائش کرنا ہے۔ آلپورٹ (Allport, 1950) کا نظریہ توقع (Expectancy theory) یہ پیشنگوئی کرتا ہے کہ زیادہ تنازعہ (جنگ) اس وقت وقوع پذیر ہوگا جب توقعات کا رخ اس جانب ہو۔ وہ کہتا ہے کہ جنگ کی ابتدا سب سے پہلے ذہن انسانی میں ہوتی ہے۔ اس کی رائے ہے کہ جنگ کے امکانات کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسانی ذہنوں میں "امن" کی توقعات پیدا کی جائیں۔

موجودہ تحقیق کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ (۱) کیا پاک وھند

کے درمیان تعاون و تنازعہ کی توقعات کا مذہب کے باطنی و ظاہری رجحان سے کوئی تعلق ہے (۲) اور کیا ظاہری مذہبی رجحان اور تعصب کے درمیان مثبت تعلق کو بین الاقوامی تنازعہ کے رویوں تک وسعت دی جا سکتی ہے۔

طریقہ کار:

اس سروے میں حیدرآباد شہر کے ۱۰۰ مسلم (۲۰ تا ۶۰ سال) مردوں کو شامل تحقیق کیا گیا۔ چونکہ باطنی و ظاہری مذہبی رجحان کے پیمانے پر عمر کے لحاظ سے دو گروہوں (یعنی ۲۰ تا ۴۰، اور ۴۱ — ۶۰ سال) کے درمیان کوئی نمایاں اوسط فرق نہیں پایا گیا اس لیے اِن اسکور Scores کو ملا دیا گیا۔ مزید شماریاتی تجزیہ کے لئے نمازی (۵ وقت مسجد جانے والے) اور بے نمازی (صرف جمعہ کی نماز کے لیے مسجد جانے والے) افراد پر مشتمل دو گروہ بنائے گئے۔ نمازی رائے دھندگان وہ ہیں جو کسی بھی مذہبی فرقہ (مثلاً بریلوی، دیو بندی وغیرہ) کے ساتھ ادارتی الحاق نہیں رکھتے تھے۔ معمول نمازی کی اوسط عمر ۱ء۱۵ اور بے نمازی افراد کی اوسط عمر ۲ء۲۹ تھی۔ دونوں گروہوں کے رائے دھندگان میں سے زیادہ تر کا تعلق اوسط درجے کے خاندان سے ہے۔

آلۂ تحقیق:

سوالنامہ کا پہلا حصہ آلپورٹ و رؤس (Allport & Ross, 1967) کے تشکیل شدہ مذہبی رجحان کے پیمانے کا اردو ترجمہ ہے۔ سوالنامہ ۱۱ ظاہری مذہبی رجحان اور ۹ باطنی مذہبی رجحان کے سوالات پر مشتمل ہے جبکہ سوالنامے کا اردو ترجمہ کل ۱۶ سوالات پر مشتمل ہے جسمیں ۸ ظاہری رجحان اور بقیہ باطنی رجحان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آلپورٹ اور رؤس کے وہ سوالات جو مسلم تہذیب کے

مطابق نہیں ہیں اُن کو استعمال نہیں کیا گیا اور مزید یہ کہ چند سوالات کو اپنی تہذیب کے مطابق ڈھالنے کے لیے اُن میں کچھ ترامیم کی گئی ہیں۔ مذہبی رجحان کی پیمائش کے نمائندہ سوالات کچھ اس طرح ہیں۔ "اگرچہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں لیکن میں مذہبی احکامات کو اپنے روز مرہ زندگی کے معاملات پر مسلط نہیں کرتا" (ظاہری رجحان کا سوال)۔ "میں حتی الامکان کوشش کرتا ہوں کہ میری زندگی کے تمام معاملات میں مذہب کا عمل دخل ہو"۔ (باطنی رجحان کا سوال)۔ اِس تحقیق میں باطنی رجحان کے سوال کو چار نکاتی لائکرٹ پیمانے (Likert-Like Scale) کی طرز پر اسکور (Score) کیا جسمیں "بلکل سچ" پر "۴" اور "بالکل سچ نہیں" پر "۱" اسکور دیا جبکہ ظاہری مذہبی رجحان کے سوالات پر اس کے اُلٹ (Reverse) اسکور دیا۔ اسطرح زیادہ اسکور باطنی مذہبی رجحان کی نشاندھی کرتا ہے۔ ۱۶ سوالات پر مشتمل باطنی و ظاہری مذہبی رجحانات کے پیمانے کا اسپلٹ ھاف اعتباریت (Split-half reliability) کا درجہ ۰٫۸۶+ (p= ۰٫۰۱)۔ سوالنامے کا دوسرا حصہ تعاون و تنازعہ کے پیمانے کے ۲۰ سوالات پر مشتمل ہے۔ جوسے نمازی اور بے نمازی رائے دھندگان نے پُر کیا۔

تعاون کا سوالنامہ پاک و ھند کے درمیان مستقبل میں تعاون کی توقعات کی پیمائش کرتا ہے جبکہ تنازعہ کا سوالنامہ ان دونوں ممالک کے درمیان مستقبل میں تنازعہ کے توقعات کو معلوم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ تعاون و تنازعہ کے پیمانے کے نمائندہ سوالات یہ ہیں: "مستقبل میں پاکستان اور بھارت کی دشمنی میں کمی ہوگی" (تعاون پیمانہ کا سوال نمبر ۱) "مستقبل میں پاکستان اپنی ناراضگی کی بناء پر بھارت کے خلاف مزید پبلک بیانات دے گا"۔

(تنازعہ پیمانہ کا سوال نمبر ۱) ۔ دونوں سوالناموں میں رائے دھندگان کو ہدایت دی گئیں کہ مستقبل میں پاک و ہند تنازعہ اور تعاون کے بیانات پر "ہاں" یا "نہیں" کے کالم میں اپنی رائے کا اظہار کریں ۔ اگر کوئی معمول تمام سوالات پر "ہاں" کہتا ہے تو اس کا زیادہ سے زیادہ اسکور ۵۵ ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں تعاون یا تنازعہ کے سوالات پر زیادہ اسکور زیادہ تعاون یا زیادہ تنازعے کی نشاندھی کرتا ہے ۔

نتائج اور بحث :

اس تحقیق میں حاصل ہونے والے اوسط فرق $t =$ ۳۶۴۰ سے ظاہر ہوا کہ نمازی ، بے نمازی کے مقابلے میں پاک و ہند کے درمیان زیادہ تعاون کی توقعات رکھتے ہیں (جدول نمبر ۱ دیکھیے)۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ نمازی رائے دھندگان میں سے ۵۵ فیصد سے زائد یہ توقع رکھتے ہیں کہ پاکستان اور بھارت مستقبل میں ایک "سیاسی یونین"(تعاون کا پیمانہ نمبر دس) بنائیں گے ۔ اور ۳۹ فیصد یہ توقع رکھتے ہیں کہ " دونوں ممالک مل کر اپنے مخصوص مقاصد حاصل کرنے کے لیے پاک و بھارت تعاون کا ایک ادارہ قائم کریں گے " (تعاون کا پیمانہ سوال نمبر ۹) ۔ ہمارے نتائج شہرف اور اسکے شرکا (Sehrif & Associates,1961) کے نظریہ سپر آرڈی نیٹ گول (Superordinate goals) سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے جہاں تنازعہ کو کم کرنے اور امن قائم کرنے کے لیے مخالف گروہ کو اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ مورٹن ڈیوش (Morton Deutch, 1986) کا بھی یہ خیال ہے کہ اقوام کے درمیان تعاون سے بھرپور تعلقات کے ذریعے تنازعے کو کم کیا جا سکتا ہے ۔

جدول : شماریاتی تجزیہ

۱۔ اوسط فرق :

	اوسط (Mean)	معیاری انحراف (S. D.)
نمازی (تعداد = ۶۵)	۳۳٫۹۰	۹٫۸۰
بے نمازی (تعداد = ۳۵)	۳۵٫۳۰	۶٫۹۰

اوسط فرق (t) = ۴٫۷۰*

۲۔ تعاون کا پیمانہ :

	اوسط	معیاری انحراف
نمازی (تعداد = ۶۵)	۱۹٫۶۰	۱۲٫۵۰
بے نمازی (تعداد = ۳۵)	۸٫۷۰	۸٫۶۰

اوسط فرق = ۳٫۳۰*

۳۔ تنازعے کا پیمانہ :

	اوسط	معیاری انحراف
نمازی (تعداد = ۶۵)	۲۰٫۷۰	۱۱٫۶۰
بے نمازی (تعداد = ۳۵)	۳۱٫۵۰	۷٫۶۰

اوسط فرق = ۳٫۶۰*

۴۔ باہمی رابطہ :

	تعاون کا پیمانہ باہمی رابطہ (r)	تنازعہ کا پیمانہ باہمی رابطہ (r)
نمازی (باطنی و ظاہری مذہبی رجحان)	+٫۸۰*	−٫۷۶*
بے نمازی (باطنی وظاہری مذہبی رجحان)	−٫۵۰*	+٫۷*

* غلطی کا امکان (p) ٫۰۱

نمازی کے برعکس بے نمازی رائے دہندگان مستقبل میں پاک و بھارت کے درمیان زیادہ تنازعہ کی امید رکھتے ہیں جو کہ تنازعہ کے توقعات کو ظاہر کرتے ہیں۔ آلپورٹ (Allport,1950) کہتا ہے "جنگ کے ناگزیر حالات اسی صورت میں پیدا ہوتے ہیں جب کہ لوگ جنگ کی توقعات رکھتے ہیں اور جنگی ذہنیت کی قیادت میں جنگ کے لیے تیاری کرتے ہیں"۔ نمازی اور بے نمازی رائے دہندگان کا باطنی و ظاہری مذہبی رجحان کے پیمانے پر موازنہ کرنے سے ان دونوں گروہوں کے درمیان اوسط فرق (t = ۲ء۴) پایا گیا (جدول نمبر ۱ دیکھیے)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نمازی، بے نمازی افراد کے مقابلے میں زیادہ باطنی مذہبی رجحان رکھتے ہیں۔ باہمی ربط شماریاتی تجزیہ (Product-moment correlations) سے پتا چلتا ہے کہ نمازی کا باطنی مذہبی رجحان سے مثبت تعلق ہے (r = +۰ء۸) جبکہ بے نمازی افراد کا تنازعہ کے پیمانے سے مثبت تعلق r = +۰ء۲ پایا گیا (جدول نمبر ۱ دیکھیے)۔ باطنی مذہبی رجحان رکھنے والے نمازی مستقبل میں پاکستان اور بھارت کے درمیان مثبت تعلق کے توقع رکھتے ہیں۔ دونوں پیمانوں (یعنی باطنی و ظاہری مذہبی رجحانات کے پیمانے اور تعاون و تنازعہ کے پیمانے) پر ہمارے نتائج آلپورٹ اور رؤس (Allport&Ross, 1967) کے پیش کردہ نتائج سے ہم آہنگ ہے۔ مختصراً اس تحقیق کے نتائج سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ ظاہری مذہبی رجحان اور تعصب کے درمیان مثبت تعلق ہے۔ مزید یہ کہ اس تعلق کو بین الاقوامی تنازعے کے رویوں تک وسعت دی جا سکتی ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ باطنی مذہبی رجحان کا امن و تعاون کے رویے کے ساتھ مثبت تعلق ہے۔

ہمارے نتائج نظریۂ اسلام کے عین مطابق ہیں جس کی رو سے ایمان باللہ انسان کے داخلی امن کا واحد مثبت ذریعہ ہے اور قلب انسانی کو حقیقی امن و سکون سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسے مخلصانہ اور مضبوط و محکم تعلق کے کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا جس کا ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ سورۃ رعد کی آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد ربانی ہے کہ ”آگاہ ہوجاؤ کہ قلوبِ انسانی ذکر الٰہی ہی سے اطمینان پاتے ہیں“۔ جب کہ ذکر الٰہی کا بہترین طریقہ نماز کی صدق دل سے ادائیگی ہے۔ نمازی نہ صرف خود پرسکون رہتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی امن کا خواہاں ہوتا ہے۔ حضور اکرم صہ نے ہمیشہ امت مسلمہ کو انسان سے محبت کرنے اور پر امن رہنے کی تلقین فرمائی۔ ایک موقع پر آپ صہ نے اس شخص کے ایمان کی نفی پر تین بار خدا کی قسم کھائی کہ جس کی ایذا رسانی سے اسکا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔ ایک حدیث میں خلق حسنہ کو آپ صہ نے ایمان اور اسلام کی بلند ترین منزل قرار دیا۔ نبی اکرم صہ نے مسلمان کی تعریف ہی یہ بیان فرمائی کہ ”مسلم وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے“۔ مزید مسلمانوں کو یہ عام ہدایت فرمائی کہ ”تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا“۔ اس ہدایت میں یہ نہیں کہا گیا کہ کسی خاص گروہ یا قوم کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرو بلکہ ہر خاص و عام کے ساتھ رحم دلی سے پیش آنے کا درس دیا گیا خواہ وہ کسی فرقہ، کسی قوم یا کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دین اسلام کا امتیازی نشان امن و سلامتی ہے۔

حوالے

Allport, G.W. (1950). The Role of Expectancy. In H. Cantril. (Ed.) *Tensions That Cause Wars*. The Univrsity of Illinois Press. pp. 43-78.

Allport, G.W. (1954). The Nature of Prejudice. Reading, Mass.: Addison-Wesley. pp. 432-433.

Allport, G.W. (1963). Behavioral science, religion, and mental health. *Journal of Religion and Health*, **2**, 187-197.

Allport, G.W. (1966). Religious context of prejudice. *Journal for the Scientific Study of Religion*, **5**, 447-457.

Allport, G.W.& Ross, J. (1967). Personal orientation and prejudice. *Journal of Personalty & Social Psychology*, 5, 432-443.

Haque, A. (1979). Cooperation and conflict between Pakistan and India as related to compassion-compulsion attitudes. *Peace Research*, **11**. 133-140.

Haratani, T., & Haque, A. (1980). Present perceptions of cooperation and future expectations of conflict between Japan and China. *Peace Research*. **12**, 107-112.

Sherif, M. Harvey, O.J., White, B.J., Hood, W.R., & Sherif, C.W. (1961). Intergroup Conflict and Cooperation: The Robbers Cave Experiment. Norman: University of Oklahoma, Book Exchange.

Sloan, T. (1973). A summary report on the development of the cooperation-conflict interaction scale for internation events data. *Review of Peace Science*. **1**, 171-182.